# ہر انتخاب کی خاموش قیمت

میں نے اسے ایک بار ایک ایسے لمحے کے بارے میں بتایا جو اتنا معمولی محسوس ہوتا تھا کہ اسے یادداشت سے محو ہو جانا چاہیے تھا۔ قریب ہی ٹافیوں کی ایک پلیٹ رکھی تھی—چمکدار ریپر، سادہ مگر لذیذ۔ پھلوں کی ٹوکری ذرا فاصلے پر تھی؛ سیب کٹنے کے انتظار میں تھے، اور انار صبر کا تقاضا کر رہا تھا—ایسا صبر جو انگلیوں پر داغ چھوڑ جائے۔ بغیر سوچے سمجھے، میرا ہاتھ مٹھائیوں کی طرف بڑھ گیا۔ بعد میں، جب اس نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے انہیں کیوں چنا، تو میں نے کوئی وجہ تلاش کرنے کی کوشش کی۔ پہلے پہل تو کچھ سمجھ نہ آیا۔ پھر آہستہ آہستہ، تقریباً ہچکچاہٹ کے ساتھ، سچائی سامنے آئی: **یہ زیادہ آسان تھا۔**

وہ دھیمے سے مسکرایا، جیسے اسی جواب کا منتظر ہو۔ "تم نے دیکھا،" اس نے کہا، "کبھی کبھی یہ مٹھائیوں یا پھلوں کی بات نہیں ہوتی۔ بات یہ ہوتی ہے کہ زندگی کا بیشتر حصہ کس طرح خاموشی سے، خودبخود اور بغیر شعور کے گزارا جاتا ہے۔"

میں نے غیر یقینی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنی بات جاری رکھی، "ہم روزانہ دسیوں ہزار فیصلے کرتے ہیں۔ تم کس چیز کو دیکھتے ہو، کسے نظرانداز کرتے ہو، کسے ملتوی کرتے ہو، اور کس چیز میں مگن ہو جاتے ہو—اس میں سے تقریباً کچھ بھی شعوری نہیں ہوتا۔ یہ معمولات، عادات، راحت اور برسوں سے بنے ہوئے سانچے ہیں۔ اگر تم دن میں پانچ ہزار فیصلوں پر بھی غور کرنے کی کوشش کرو گے تو دماغ جواب دے جائے گا۔ چنانچہ، دماغ شارٹ کٹ (Shortcuts) اختیار کرتا ہے۔ اور یہی شارٹ کٹ زندگی کو ترتیب دینا شروع کر دیتے ہیں۔"

مجھے اپنے اندر کچھ بدلتا ہوا محسوس ہوا۔ "تو وہ چھوٹا سا فیصلہ... وہ چھوٹا نہیں تھا؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "کوئی بھی فیصلہ محض ایک فیصلہ نہیں ہوتا۔ تمہارا ہر انتخاب خودبخود دوسرے انتخاب کو خارج کر دیتا ہے۔ اگر تم فلم دیکھ رہے ہو، تو تم پڑھائی نہیں کر رہے۔ اگر تم ایک گروہ کے ساتھ بیٹھے ہو، تو تم کہیں اور موجود نہیں ہو۔ یہاں تک کہ اس وقت بھی—لکھتے اور سوچتے ہوئے—تم آرام نہ کرنے، چہل قدمی نہ کرنے، یا اپنے بچے کے ساتھ نہ بیٹھنے کا انتخاب کر رہے ہو۔ ہر انتخاب کے اندر چھپا ہوا یہ نقصان وہ اصل قیمت ہے جو تم ادا کرتے ہو۔ ماہرینِ معاشیات اسے **تخمینی لاگت (Opportunity Cost)** کہتے ہیں، لیکن زندگی میں یہ معاشیات سے کہیں بڑھ کر ہے۔"

اس کا اثر مجھ پہ گہرا تھا۔ "لیکن لوگ اکثر کہتے ہیں، 'میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔' میں نے بھی ایسا کہا ہے۔"

"یہ چیز،" اس نے جواب دیا، "اپنی آسانی کے لیے بنایا گیا فریب۔ اکثر اوقات لوگوں کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مختلف انتخاب کی قیمت بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ایک طالب علم ایسا مضمون چن لیتا ہے جو اسے پسند نہیں—یہ اس لیے نہیں کہ وہ بے بس ہے، بلکہ اس لیے کہ والدین کو مایوس کرنا اس کے لیے ناقابل برداشت محسوس ہوتا ہے۔ کوئی ناانصافی کے سامنے اس لیے خاموش نہیں رہتا کہ اس میں شعور کی کمی ہے، بلکہ اس لیے کہ آواز اٹھانا سماجی طور پر مہنگا پڑتا ہے۔ وہ بے بس نہیں تھے۔ وہ لاشعوری طور پر قیمت کا حساب لگا رہے تھے۔ اور یہ چیز انہیں برا نہیں بناتی—یہ انہیں انسان بناتی ہے۔"

میں نے اپنی خاموشی اور سمجھوتوں کے لمحوں کو یاد کرتے ہوئے نظریں جھکا لیں۔ انہوں نے محسوس کر لیا۔

"سہولت اکثر برائی کے مقابلے میں اقدار کو زیادہ آسانی سے شکست دے دیتی ہے،" انہوں نے خاموشی سے کہا۔ "پلیٹ میں رکھی اس مٹھائی کو دیکھو۔ تم نے اسے اس لیے نہیں چنا کہ یہ صحت بخش یا بہتر تھی، بلکہ اس لیے کہ اس نے تم سے کچھ نہیں مانگا۔ نہ کاٹنے کی زحمت، نہ انتظار۔ فوری آرام طویل مدتی فائدے پر حاوی ہو جاتا ہے۔ لیکن لوگ ہر جگہ یہی کرتے ہیں۔ وہ ثابت قدمی کے بجائے آسودگی کا انتخاب کرتے ہیں۔ کردار پر آرام کو۔ سچائی پر خاموشی کو۔ ضمیر پر سہولت کو۔ اس لیے نہیں کہ وہ بہتر نہیں جانتے، بلکہ اس لیے کہ انعام فوری ملتا ہے اور نقصان میں تاخیر ہوتی ہے۔ اور یہ تاخیر ہر بار حقیقت سے کٹی ہوئی محسوس ہوتی ہے"

اس کے الفاظ بوجھل محسوس ہو رہے تھے۔ "پھر سب سے گہری قیمت کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اخلاقی قیمت،" انہوں نے کہا۔ "جب تم کسی فائدے—پیسے، حفاظت یا منظوری—کے لیے کسی قدر کو چھوڑتے ہو، تو تم صرف کچھ حاصل نہیں کرتے۔ تم کچھ مقدس کھو بھی دیتے ہو۔ کبھی دیانتداری۔ کبھی عزتِ نفس۔ کبھی اندرونی سکون۔ لوگ خود سے کہتے رہتے ہیں: 'صرف اس ایک بار... میں اسے بعد میں ٹھیک کر لوں گا...' لیکن 'بعد' کبھی 'اب' جیسی عجلت کے ساتھ نہیں آتا۔ فوری فائدہ چیختا ہے؛ طویل مدتی نتیجہ سرگوشی کرتا ہے۔ اور انسان آواز کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔"

مجھے وضاحت اور بے چینی کا ایک عجیب سا امتزاج محسوس ہوا۔ "تو اہمیت پر عجلت غالب آ جاتی ہے۔"

"تقریباً ہمیشہ،" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "فوری نوعیت کے کام—بل، ڈیڈلائنز(Deadlines)، مطالبات—ان چیزوں کو دبا دیتے ہیں جو واقعی اہمیت رکھتی ہیں: دیانتداری، صحت، کردار، اولاد کی پرورش، ایمان، اور عزتِ نفس۔ یہ چیزیں خاموشی سے پروان چڑھتی ہیں۔ اور یہ خاموشی سے ہی ختم بھی ہو جاتی ہیں۔"

وہ سوچ میں ڈوبے ہوئے پیچھے کو جھک گیا۔ "اور یہ یاد رکھو: ہر اخلاقی فیصلہ ایک سے زیادہ زندگیوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ایک باشعور شخص کا سمجھوتہ بچے کو سکھاتا ہے کہ کیا چیز قابلِ قبول ہے۔ ایک جھوٹ دوسروں کو دکھاتا ہے کہ سچ کو موڑا جا سکتا ہے۔ ایک شارٹ کٹ کسی دوسرے کے لیے ایک الگ معیار قائم کر دیتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے انتخاب صرف انہیں متاثر کرتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ اثر پوشیدہ لیکن طاقتور ہوتا ہے اور تقریباً کبھی واپس نہیں پلٹتا۔"

میں نے خاموشی سے نگل لیا۔ "تو میں اس سب کا کیا کروں؟ اگر میں جان بوجھ کر کسی چیز کا انتخاب کروں، تو پھر کیا ہو گا؟"

انہوں نے نرمی سے جواب دیا، "پھر تمہیں بغیر کسی ملال کے اس کی قیمت بھی قبول کرنی چاہیے۔ اگر تم اپنی ترجیح کی بجائے سکون کا انتخاب کرو، تو اسے دل سے قبول کر لو۔ اگر تم اپنے عزائم پر خاندان کو چنتے ہو، تو اسے قبول کرو۔ قربانی کے بارے میں شکایت کرنا اس انتخاب کو زندگی بھر کے زخم میں بدل دیتا ہے۔ شعوری انتخاب کے لیے پختگی کی ضرورت ہوتی ہے—صرف فیصلہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ اس کے ساتھ جینے کے لیے بھی جسے تم نے نہیں چنا۔"

میں نے سچائی کو محسوس کرتے ہوئے نظریں چرا لیں۔ انہوں نے اپنی بات جاری رکھی، "زیادہ تر لوگ اپنی زندگی شعوری طور پر نہیں تراشتے۔ وہ توجہ دیے بغیر اپنے نقشِ قدم چھوڑتے جاتے ہیں۔ عادات شخصیت بن جاتی ہیں۔ شخصیت ورثہ بن جاتی ہیں۔ ورثہ ثقافت بن جاتا ہے۔ بچے اسی نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ خاندان اسی میں ڈھل جاتے ہیں۔ معاشرہ اسے جذب کر لیتا ہے۔ اور ایک دن، انسان پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے اور حیران ہوتا ہے: 'میں یہاں کیسے پہنچا؟'" "اس کا جواب کبھی بھی ایک بڑا فیصلہ نہیں ہوتا۔ یہ ہزاروں چھوٹے، خاموش فیصلے ہوتے ہیں۔"

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ پھر میں نے دبی آواز میں کہا، "اور اس لمحے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اگر میں مختلف انتخاب کرنا چاہوں تو؟"

وہ مسکرایا۔ "پھر آگاہی سے آغاز کرو۔ اب بھی، جب تمہارا ہاتھ آسان انتخاب کی طرف بڑھے، تو رک جاؤ۔ ہمیشہ نہیں—تم انسان ہو۔ لیکن کبھی کبھی۔ اور اس وقفے میں، خود سے پوچھو: میں کیا چن رہا ہوں... اور میں خاموشی سے کیا چھوڑ رہا ہوں؟"

میں نے گہرا سانس لیا، سوال کی گہرائی کو محسوس کیا۔ وہ میری طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے مشورہ نہیں بلکہ تحفہ دے رہا ہو۔ "اس چھوٹے سے وقفے میں کچھ نایاب چھپا ہے،" اس نے کہا۔ "**ایک باشعور زندگی۔**"